SUNDAY
نئی بات
sundaymag@naibaat.com
5 تا 11 مئی 2024ء

شہباز شریف ”مین آف ایکشن“ قرار

سعودی وزیر سرمایہ کاری کے مطابق پاکستان کا مشن دراصل سعودی مشن ہے

سولر پینل

بجلی پیدا کرنے کا سستا ترین ذریعہ

”پاکستان ہمارا دوسرا گھر“

بھارتی سکھ یاتری پاکستان کی مہمان نوازی کے گرویدہ

منصب سنبھالنے کے بعد وزیراعظم پاکستان کا پہلا غیر ملکی دورہ

شہباز شریف "مین آف ایکشن" قرار

سعودی وزیر سرمایہ کاری کے مطابق پاکستان کا مشن دراصل سعودی مشن ہے

علی محمد کاشف

وزیراعظم شہباز شریف وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھالنے کے بعد 28 اپریل کو پہلے سرکاری غیر ملکی دورے پر سعودی عرب روانہ ہوئے تھے جہاں نہ صرف انہوں نے سعودی قیادت سے بات چیت کی بلکہ عمرہ بھی ادا کیا۔ اس موقع پر وزیراعظم کے دفتر سے ایک بیان بھی جاری کیا گیا تھا جس کے مطابق 28 سے 30 اپریل تک تین روزہ دورہ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان دیرینہ دوطرفہ تعلقات کے لیے ایک 'سنگ میل' ثابت ہوگا جو دونوں ممالک کے درمیان موجودہ اسٹریٹجک تعاون کو 'مزید مضبوط' بنائے گا۔ یاد رہے کہ اس دورے کی دعوت ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی طرف سے اس وقت دی گئی تھی جب انہوں نے وزیراعظم منتخب ہونے پر شہباز شریف کو مبارکباد دینے کے لیے فون کیا تھا۔ دونوں رہنماؤں نے اپنی ٹیلی فونک گفتگو میں ہر لحاظ سے تعلقات کو بڑھانے اور فروغ دینے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا تھا۔ وزیراعظم شہباز شریف کے دورہ سعودی عرب کا مقصد ورلڈ اکنامک فورم کے خصوصی اجلاس سے خطاب بھی کرنا تھا۔ دیکھا جائے تو تاریخی طور پر پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان اقتصادی، سیاسی اور فوجی تعلقات بہت گہرے رہے ہیں سعودی مملکت نے متعدد مواقع پر معاشی مشکلات سے دوچار پاکستان کی مدد کی ہے۔

وزیراعظم محمد شہباز شریف کی دورہ سعودی عرب کے دوران سعودی وزیر سرمایہ کاری، سعودی وزیر خزانہ اور سعودی وزیر صنعت سے ملاقاتیں ہوئیں۔ وزیراعظم اور سعودی وزراء کی الگ الگ ملاقاتیں عالمی اقتصادی فورم کے خصوصی اجلاس کی سائیڈ لائنز پر ہوئیں، سعودی وزیر سرمایہ کاری خالد آل فالیح نے وزیراعظم کو پرائم منسٹر آف ایکشن قرار دے دیا۔ سعودی وزیر سرمایہ کاری نے کہا کہ ہم سب آپ کی کارکردگی اور کام کرنے کی رفتار سے آگاہ ہیں، آپ پاکستان کے ترقی کے مشن کو لے کر چل رہے ہیں، آپ کا مشن ہمارا مشن ہے، سعودی سرمایہ کاروں کا وفد جلد پاکستان کا دورہ کرے گا۔ سعودی وزیر سرمایہ کاری نے مزید کہا کہ سرمایہ کاری کے حوالے سے پاکستان ہماری ترجیح ہے، زراعت، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور توانائی کے شعبے میں بھرپور تعاون جاری رہے گا، ماضی میں پاکستانیوں نے سعودی عرب کے مختلف شعبوں کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ وزیراعظم اور سعودی وزیر خزانہ کی ملاقات میں اتفاق ہوا کہ سعودی عرب پاکستان میں سرمایہ کاری کے مزید مواقع تلاش کرے گا، سعودی وزیر خزانہ نے سعودی عرب کی جانب سے پاکستان کی اقتصادی ترقی کیلئے اپنی حمایت کا اعادہ کیا اور کہا کہ پاکستان کی ترقی سعودی عرب کی ترقی ہے۔ سعودی وزیر خزانہ محمد آل جادان نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب نے ویژن 2030ء کے حوالے سے حکومتی سطح پر اصلاحات کیں اور مشکل فیصلے کئے۔ سعودی وزیر صنعت بندر بن ابراہیم الخریف نے پاکستان کے ساتھ اشتراک کے حوالے سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا، انہوں نے کہا کہ سعودی نجی کمپنیوں سے پاکستان میں سرمایہ کاری کے حوالے سے رابطے میں ہوں، دونوں ممالک کے نجی شعبوں کے درمیان اشتراک ہماری اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ وزیراعظم نے ہر مشکل میں ساتھ دینے پر شاہ سلمان بن عبدالعزیز اور ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کا شکریہ ادا کیا، شہباز شریف نے کہا کہ میرے پچھلے دور حکومت میں سعودی حمایت اور مدد کی بدولت ہمارے معاشی حالات بہتر ہوئے۔ وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ سعودی عرب اور پاکستان ایک دوسرے کے سٹریٹجک پارٹنرز ہیں۔

> وزیراعظم شہباز شریف سے ملاقات میں بل گیٹس نے حفاظتی ٹیکوں اور پولیو سے بچاؤ کے پروگرام کی تعریف کرتے ہوئے ملکر کام جاری رکھنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا، دونوں میں ملاقات ورلڈ اکنامک فورم کے خصوصی اجلاس میں ہوئی

> سرمایہ کاری کے حوالے سے پاکستان سعودی عرب کی ترجیح ہے، زراعت، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور توانائی کے شعبے میں بھرپور تعاون جاری رہے گا، ماضی میں پاکستانیوں نے سعودی عرب کے مختلف شعبوں کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا

وزیراعظم شہباز شریف سے آئی ایم ایف کی ایم ڈی کی عالمی اقتصادی فورم کی سائیڈ لائنز پر ملاقات ہوئی۔ وزیراعظم شہباز شریف کی دوبارہ منتخب ہونے کے بعد ایم ڈی آئی ایم ایف کے ساتھ پہلی ملاقات تھی جبکہ ان کی آخری ملاقات جون 2023ء میں پیرس میں سمٹ فار نیو گلوبل فنانشل پیکٹ کے دوران ہوئی تھی۔ وزیراعظم شہباز شریف نے گزشتہ سال 3 ارب ڈالر کے پروگرام کیلئے حمایت پر کرسٹالینا جارجیوا کا شکریہ ادا کیا۔ ایم ڈی آئی ایم ایف نے پچھلے سال سٹینڈ بائی ارینجمنٹ کے حوالے سے وزیراعظم کے قائدانہ کردار کو سراہا، شہباز شریف نے کہا کہ حکومت معیشت کو دوبارہ پٹڑی پر لانے کیلئے پوری طرح پرعزم ہے۔ فریقین نے آئی ایم ایف کے ایک اور پروگرام میں داخل ہونے پر بھی تبادلہ خیال کیا، ایم ڈی آئی ایم ایف نے پاکستان کے ساتھ جاری پروگرام کے حوالے سے اپنے نقطہ نظر سے آگاہ کیا، وزیراعظم نے ایم ڈی آئی ایم ایف کو ان کی سہولت کے مطابق دورہ پاکستان کی دعوت بھی دی۔

تین روزہ دورہ سعودی عرب میں وزیراعظم شہباز شریف سے ملاقات میں بل گیٹس نے حفاظتی ٹیکوں اور پولیو سے بچاؤ کے پروگرام کی تعریف کرتے ہوئے ملکر کام جاری رکھنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ وزیراعظم شہباز شریف نے بل گیٹس سے بھی ملاقات کی یاد رہے کہ یہ ملاقات ورلڈ اکنامک فورم کے خصوصی اجلاس کے موقع پر ہوئی تھی۔ ملاقات میں بل گیٹس نے پنجاب میں حفاظتی ٹیکوں اور پولیو سے بچاؤ کے پروگرام کی تعریف کرتے ہوئے اس طرز عمل کو ملک بھر میں پھیلانے کی تجویز دے دی۔ وزیراعظم نے بل گیٹس کیساتھ ملکر کام جاری رکھنے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے دوبارہ انتخاب پر بل گیٹس کے تہنیتی خط پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر وزیراعظم نے پولیو کے خاتمے کیلئے دیرینہ تعاون پر بی ایم جی ایف کا شکریہ ادا کیا اور کہا پاکستان ملک سے پولیو کے خاتمے کے لیے انتھک محنت کر رہا ہے، پولیو سے پاک پاکستان کے حتمی مقصد کیلئے مسلسل کوششوں کی ضرورت ہے۔ بل گیٹس کا کہنا تھا کہ پولیو کا خاتمہ مستقبل کی نسلوں کو مہلک بیماری سے بچانے کیلئے ضروری ہے۔ ملاقات میں حفاظتی ٹیکوں، غذائیت، مالیاتی شمولیت میں سرگرمیوں پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا، جس پر شہباز شریف نے کہا کہ گیٹس فاؤنڈیشن پاکستان کی سماجی و اقتصادی ترقی میں قابل اعتماد شراکت دار ہے، گیٹس فاؤنڈیشن آئی ٹی، سٹیم تعلیم، ڈیزاسٹر مینجمنٹ سمیت دیگر شعبوں میں تعاون فراہم کرتا ہے۔ وزیراعظم نے بل گیٹس کو دوبارہ پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت بھی دی۔

بجلی کے بھاری بلوں سے چھٹکارہ پانا ہوا آسان

سولر پینل... مہنگی بجلی کا سستا ترین متبادل

شمسی توانائی نے متبادل انرجی کی پیداوار میں انقلاب برپا کردیا

شہریار اشرف

ملک میں بجلی کی روز بروز بڑھتی قیمتوں سے تنگ آ کر بیشتر آبادی نے گھروں اور دفاتر کی چھتوں پر سولر پینل نصب کروانا شروع کر دیے ہیں کہا جا رہا ہے کہ ہر ماہ لاکھوں روپے بجلی کے بل کی مد میں دینے سے بہتر ہے کہ شمسی توانائی کی بدولت مسلسل بجلی حاصل کی جائے، اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ دن کے اوقات میں شمسی توانائی سے حاصل ہونے والی بجلی واپڈہ کو فروخت کردی جاتی ہے جبکہ رات کے اوقات میں اس کے بدلے واپڈہ سے مفت بجلی حاصل کی جاتی جس کے نتیجے میں صارف کی جیب پر بوجھ نہیں پڑتا اور اس کی جان بجلی کے مہنگے بلوں سے چھوٹ جاتی ہے۔ پاکستان میں گزشتہ تین چار سال کے اندر سولر پینل کی فروخت میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اب صورتحال یہ ہے کہ الیکٹرک مارکیٹ میں سولر پینلز کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے ان کی قیمتوں میں بھی خاطر خواہ کمی دیکھنے میں آ رہی ہے 70 ہزار والے سولر پینل کی قیمت 30 ہزار تک گر گئی ہے۔ مارکیٹ میں اس وقت 7 سے 15 کلوواٹ سسٹم کی قیمت دو لاکھ روپے تک گری ہے۔ سولر پینلز کی خرید و فروخت کا کام کرنے والے کاروباری افراد کا کہنا ہے کہ مختلف عوامل کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے اور ابھی کچھ وقت تک قیمتوں میں مزید کمی ہو گی۔ شمسی توانائی سے وابستہ کمپنیوں کے سی ای اوز کے مطابق ”سولر پینلز کی بہت زیادہ امپورٹ ہوئی ہے اور اس وقت مارکیٹ میں ان کی بہتات ہے۔ ایک طرف تو چین سے بڑی تعداد میں پینلز امپورٹ ہوئے ہیں، دوسرا یورپ کی مارکیٹ سے چین کا کافی سامان پابندیوں کے باعث نکلا ہے اس کا بھی ڈمپنگ سٹیشن پاکستان جیسے ملک بنے ہیں۔“

یہی وجہ ہے کہ سولر پینلز کی بہتات کی وجہ سے قیمتیں کم ہوئی ہیں اور اسی وجہ سے مارکیٹ کریش ہوئی ہے یا آپ کہ سکتے ہیں کہ مارکیٹ میں بے چینی ہے جس کا اثر قیمتوں پر ہوا ہے۔ اور اس سے ایسے کاروباری افراد کو نقصان بھی اٹھانا پڑا ہے جن کے پاس سٹاک زیادہ تھا۔ تاہم اس سے بڑے امپورٹرز جو چین کی فیکٹریوں سے براہ راست مال اٹھاتے ہیں ان کو فرق نہیں پڑا، کیونکہ ان کے پاس مارجن پہلے ہی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ اس وقت سات کلوواٹ کا سسٹم ڈیڑھ لاکھ روپے کم ہو کر آٹھ لاکھ روپے کا ہو گیا ہے۔ اسی طرح 10 کلوواٹ کے سسٹم کی قیمت 10 لاکھ روپے ہو گئی ہے۔ 12 کلوواٹ کا سسٹم اب 12 لاکھ روپے میں دستیاب ہے۔ 15 کلوواٹ کی قمت 14 لاکھ روپے ہے۔ 14 اور 15 لاکھ روپے کے سسٹمز میں تین سے چار لاکھ روپے کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ سولر پینلز کی خرید و فروخت کا کام کرنے والے کاروباری افراد کا کہنا ہے کہ اب اس کاروبار میں ہر کوئی آ گیا ہے۔ چاول، کپڑے، اور جوتوں کا کاروبار کرنے والے بھی اب سولر پینلز کے کاروبار میں آ گئے ہیں اور بہت زیادہ امپورٹ ہو گئی ہے۔ ہر کسی کا خیال تھا کہ گرمیوں میں سولر کی کھپت بہت بڑھ جائے گی لیکن لوگوں کی قوت خرید نہیں بڑھی، یہی وجہ ہے کہ اب مارکیٹ میں بے چینی ہے۔ مارکیٹ میں ایسی صورتحال بھی دیکھنے میں آ رہی ہے کہ پانچ چھ لوگوں نے پیسے اکٹھے کر کے ایک کنٹینر منگوایا لیکن انہیں کام کا شاید تجربہ نہیں تھا اور ان کو سامان بیچنے کی بھی جلدی تھی تو انہوں نے اپنا منافع کم کر کے پینلز کو مارکیٹ میں سستی قیمت پر بیچنا شروع کر دیا۔ یہی وجہ ہے ریٹ نیچے ہوئے۔ سولر پینل کا کاروبار کرنے والے تاجروں نے ان کی قیمتوں میں کمی کی دو بڑی وجوہات بیان کی ہیں۔

1۔ سپلائی اور ڈیمانڈ کا فرق

کسی بھی دوسری جنس کی طرح سولر پینلز کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ بھی عمومی طور پر سپلائی ڈیمانڈ کے فرق سے منسلک رہا ہے مگر پچھلے سالوں 2022 کی تیسری سہ ماہی سے لیکر سال 2023 کی تیسری سہ ماہی تک سولر پینلز کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ ہوا تھا۔ جس کی بنیادی وجہ روس۔ یوکرین جنگ کے باعث تیل اور گیس کی بڑھتی قیمتوں اور قلت کے خدشات نے پورے یورپ کو انرجی کرائسز سے نبٹنے کی سولر پینلز کی اندھا دھند خرید پر راغب کیا اور ان کے امپورٹرز نے اپنے سٹور پینلز سے بھر دیئے۔ یورپ کی تقریباً تمام درآمدات چین سے آتی ہیں چین کی سولر پینل کی کل برآمدات کا تقریباً 60 فیصد یورپ کو جاتا ہے۔ دوسری جانب لیبر کی کمی اور ریگولیٹری عوامل کی وجہ سے اتنی تنصیب نہیں ہوسکی اور بہت بڑی تعداد میں سولر پینل گوداموں میں پڑے ہیں جس سے یورپ کی اس سال ایکسپورٹ نہیں ہو رہی۔ گزشتہ سال کے دوران چین میں سولر پینلز (سولر ماڈیولز) اور ان کے خام مال (را مال) بنانے والی کمپنیوں کی پیداواری صلاحیت میں بہت اضافہ ہوا ہے اور نئی کمپنیاں بھی میدان میں آئی ہیں۔ اب موجودہ صورتحال یہ ہے کہ یورپ میں اندھا دھند درآمد کی وجہ سے اور چین میں (پروڈکشن) (گودام) سولر پینلز سے بھرے پڑے ہیں اور پیچھے سے نئی پروڈکشنز بھی آ رہی ہیں جس کی وجہ سے پینلز کی قیمت میں ریکارڈ کمی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے دنیا بھر میں بہت سے درآمد کنندگان پینل کی قیمتوں میں مزید کمی کی توقع کے باعث جان بوجھ کر چین سے پینل درآمد نہیں کر رہے ہیں۔ اور چین کا سارا مال ڈمپنگ یارڈ کے طور پر پاکستان آ رہا ہے۔

2۔ لاگت میں کمی ہلکی کوالٹی

ایک جانب جہاں مسابقت اور ڈیمانڈ سپلائی فرق نے قیمتیں کم کیں تو دوسری جانب سولر پینلز کی تیاری کی لاگت بھی کم ہوئی۔ لاگت میں کمی کا سبب پینلز میں فوٹو وولٹک سیل کی بہتر پیکنگ، کم چاندی کا استعمال، پتلا شیشہ، پتلے فریم

> سولر پینل کی خرید و فروخت کا کام کرنے والے کاروباری افراد کے مطابق اب اس کاروبار میں ہر کوئی آ گیا ہے، چاول، کپڑے، اور جُوتوں کا کاروبار کرنے والے بھی اب سولر پینل فروخت کر رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ بہت زیادہ امپورٹ ہو گئی ہے

> گھروں میں استعمال ہونے والے سولر پینلز کا معیار اتنا گر گیا ہے کہ ٹوٹ پھوٹ کی شکایات بڑھ گئی ہیں، اب 5 فیصد پینلز کے گلاس ٹوٹ جاتے ہیں اور گلاس میں یہ دراڑیں گارنٹی کے دعوؤں اور معاہدے کے تنازعات کا سبب بن رہی ہیں

اور بڑے ماڈیول شامل ہیں۔ سستے ڈی سینٹرلائزڈ سولر روف ٹاپ پی وی سسٹمز یا یوٹیلیٹی سکیل انسٹالیشن ٹیکنالوجیز خریدنے والے صارفین نے اس کا فائدہ اٹھایا ہے۔ ایک دہائی کے دوران، سولز پینلز کا سائز دگنا ہوا جب کہ صلاحیت کئی گنا بڑھی ہے۔ اب پتلے فریموں اور پتلے شیشے کے ساتھ پینلز سائز میں تقریباً دوگنے ہو چکے ہیں۔ ہاف کٹ سیل ماڈیولز میں اب عام طور پر پچھلے شیشے میں تین سوراخ ہوتے ہیں جس سے وہ چھوٹے سائز کے ساتھ زیادہ بجلی پیدا کرتے ہیں۔ یہ تبدیلی اس وقت ہوئی جب 2 ملی میٹر موٹا گلاس سولر پینل متعارف ہوا جو اس سے پہلے کے معیار یعنی گولڈ اسٹینڈرڈ کے 3.2 ملی میٹر سے کم تھا۔ اسی دوران سولر پاور پلانٹس نے بنیادی طور پر دوطرفہ، ڈبل گلاس استعمال کرنا شروع کر دیا جس سے سولر پینلز کی بجلی بنانے کی صلاحیت بڑھ گئی۔ آج کل تقریباً تمام بڑے سولر پلانٹس سامنے اور عقب میں 2 ملی میٹر موٹے شیشے کے ساتھ بائی فیشل، ڈبل گلاس پینلز استعمال کرتے ہیں۔

3۔ سستے سولر پینلز کا نقصان

حالیہ برسوں میں گھروں میں استعمال ہونے والے سولر پینلز کا معیار اتنا گرا ہے کہ ٹوٹ پھوٹ کی شکایات بڑھ گئی ہیں۔ اب پانچ فیصد پینلز کے گلاس ٹوٹ جاتے ہیں۔ گلاس میں یہ دراڑیں وارنٹی کے دعوؤں اور معاہدے کے تنازعات کا سبب بن رہی ہیں جس میں پیسہ، وقت اور سسٹم سٹیبلیٹی کی قیمت لگ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سستا سولر پینل نہ صرف بجلی صارفین کے لیے بدتر نتائج کا باعث بن رہا ہے بلکہ صنعت کو بھی نقصان پہنچا رہا ہے، جس سے سولر پینل اور پی وی سپلائرز، انجینئرنگ، مصنوعات اور تعمیراتی کمپنیاں، اور سولر پلانٹ کے مالکان متاثر ہو رہے ہیں۔ گویا سولر پینل سستا تو ہوا ہے لیکن شمسی توانائی میں سرمایہ کاری پر فائدے میں کوئی بہت زیادہ اضافہ نہیں ہے۔

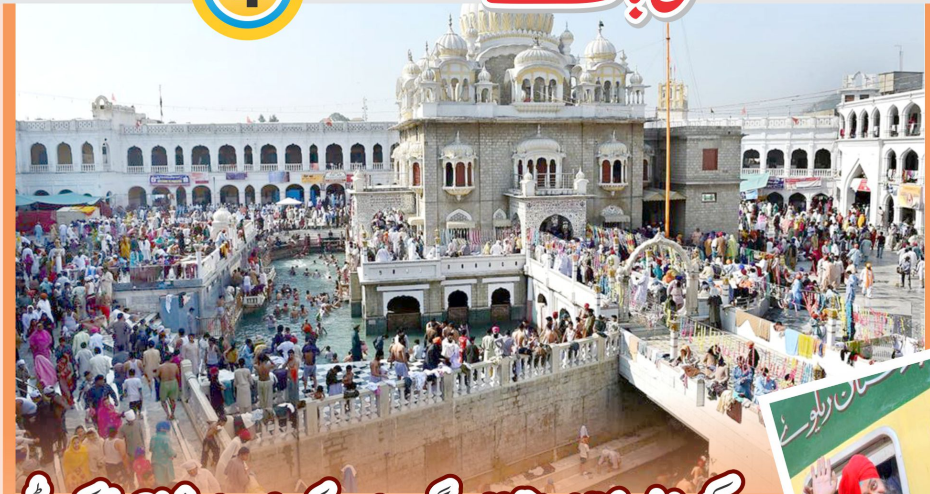

بیساکھی میلے پر بہترین انتظامات، گردواروں کی سجاوٹ اور غیر معمولی سکیورٹی

”پاکستان ہمارا دوسرا گھر“

بھارت سے آئے 2700 سکھ یاتری پاکستانیوں کے پیار، احترام اور مہمان نوازی کے گرویدہ

ذیشان علی

ہرسال اپریل کے وسط میں بیساکھی میلے میں شرکت کے لیے انڈیا سمیت یورپ، کینیڈا اور دنیا کے مختلف ممالک سے قریباً ڈھائی سے تین ہزار کے قریب سکھ یاتری واہگہ بارڈر کے راستے پاکستان آتے ہیں۔رواں سال انڈیا میں پاکستانی ہائی کمشن نے2843 سکھ یاتریوں کوویزے جاری کیے تھے تاکہ وہ پاکستان آ کر325 واں خالصہ جنم دن اور ویساکھی کے تہوار کو منا سکیں۔

بیساکھی کا تہوار اور خالصہ جنم دن منانے کے لیے انڈیا سے سکھ یاتری واہگہ بارڈر کے راستے لاہور پہنچے تو ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ ہر کسی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔کڑکتی دھوپ میں یاتریوں نے باب آزادی کراس کیا توان کا استقبال پھولوں کے ہاراور تخ ملنگا، اسپغول اور روح افزاح کے ٹھنڈے ٹھنڈے مشروب سے کیا گیا۔ہر یاتری نے پاکستان کی سرزمین پرقدم رکھتے ہی اپنا اپنا فون نکالا اور ویڈیو، آڈیو کال کے ذریعے اپنے گھر والوں کو پاکستان کی سرزمین پرخیریت سے پہنچنے کی اطلاع دی۔واہگہ بارڈر پر جہاں پاکستان میں موجود سکھ برادری ان یاتریوں کے استقبال کے لیے موجودتھی وہیں صوبائی وزیر برائے اقلیتی امور، زیر مذہبی امور پنجاب سردار رمیش سنگھ اروڑہ، صوبائی وزیر برائے ٹرانسپورٹ بلال افضل، ایڈیشنل سیکرٹری شرائنز متروکہ وقف املاک بورڈ رانا شاہد سلیم اورانڈیا سے آنے والے سکھ کمیونٹی کے سربراہان بھی شامل تھے۔ایڈیشنل سیکرٹری برائے شرائنز متروکہ املاک بورڈ شاہد سلیم کا اس موقع پر کہنا تھا کہ ویساکھی کا پروگرام ہرسال اپریل کے مہینے میں ہوتا ہے اور اس مرتبہ 13 اپریل سے22 اپریل تک یہ پروگرام مختلف گردوارہ صاحبان میں ہوگا جبکہ اس کی سب سے بڑی تقریب گردوارہ پنجہ صاحب حسن ابدال میں 14 اپریل کوصبح 11 بجے ہوگی۔اس مرتبہ سکھ یاتریوں کے لیے خصوصی شٹل اور ٹرین چلائی گئی ہے جس میں انہیں شٹل کے ذریعے واہگہ ریلوے سٹیشن لے کر جایا جائے گا اور وہاں سے خصوصی ٹرین کے ذریعے انہیں حسن ابدال لے کر جایا جائے گا۔صوبائی وزیر برائے اقلیتی امور رمیش سنگھ اروڑہ کا کہنا تھا بیساکھی اور خالصہ جنم دن الگ الگ تہوار ہیں ویساکھی کی تاریخی اہمیت یہ ہے کہ ’اس دن1699 میں دسویں گرو گوبند جی نے آنند پور صاحب میں سکھ پنتھ کی بنیاد رکھی تھی۔‘سکھ یاتری15 اپریل کوحسن ابدال سے ننکانہ صاحب پہنچے، جہاں قیام کے دوران انہوں نے سچا سودا (فاروق آباد) میں خراج عقیدت پیش کیا۔اس کے بعد18 اپریل کوگردوارہ دربار صاحب کرتار پور (نارووال) کا دورہ کیا۔یاترا20 اپریل کوگردوارہ روڑی صاحب (ایمن آباد) کے دورے کے ساتھ جاری رہی، جہاں یاتریوں نے ایک دن میڈیٹیشن میں گزارا۔

بیساکھی میلے کے موقع پرسکیورٹی کے لیے اٹک پولیس کی جانب سے گوردوارہ سری پنجہ صاحب حسن ابدال کے اندر اور اطراف میں 13 سو کے قریب پولیس افسران اور جوان ڈیوٹی پرتعینات کئے گئے تھے جبکہ گوردوارہ سری پنجہ صاحب کے داخلی اور خارجی راستوں پر واک تھرو گیٹ بھی نصب کیے گئے تھے جہاں سے مکمل تلاشی کے بعد یاتریوں کو اندر جانے کی اجازت تھی جبکہ گوردوارہ جانے والے تمام راستوں پر غیر متعلقہ افراد کا داخلہ ممنوع تھا۔بیساکھی میلے کی مرکزی تقریب بھوگ کی رسم گوردوارہ سری پنجہ صاحب میں منعقد ہوئی جس میں ہزاروں سکھ یاتریوں نے مذہبی جوش وجذبے سے شرکت کی۔اس موقع پرسکھوں کی مقدس کتاب گروگرنتھ جی مہاراج کا اکھنڈ پاٹ کیا گیا۔کیرتن کرتے ہوئے پالکی کا جلوس نکلا گیااس موقع پرمردوخواتین سمیت بچوں کی کثیر تعداد جلوس کے ہمراہ رہی۔گوردوارہ سری پنجہ صاحب آنے والے سکھ یاتری اور خصوصاً بچے گوردوارے کے احاطہ میں بنے تالاب میں اشنان کرتے دکھائی دیے، دوسری طرف خواتین اور بچیاں بناؤ سنگھار سے متعلقہ اشیا کی خریداری میں مصروف رہیں جبکہ نوجوان سکھ لڑکے اورلڑکیاں ٹولیوں کی شکل میں مذہبی عبادات اور دیگر رسومات میں مصروف نظر آئے۔اندرون اور بیرون ملک سے آئے سکھ یاتری تین منزلہ گوردوارے کی بالکنی میں کھڑے پالکی کے جلوس کا نظارہ کرتے دکھائی دیے جس میں اکثریت خواتین کی تھی۔گوردوارہ کے اندرسکھ یاتریوں کی تواضع کے لیے لنگر کے انتظامات کیے گئے تھے جس میں سبزیاں، دالیں چاول اور دودھ سے بنی مختلف ذائقے دار اشیا موجود تھیں۔دنیا کے مختلف ممالک سے آئے سکھ یاتریوں نے انتہائی منظّم طریقے سے بغیر کسی تفریق کے فرش پربیٹھ کرلنگر کھایا۔

بیساکھی میلے میں شرکت کے لیے پہلی بار پاکستان آنے والے گورپریت سنگھ کا تعلق انڈین پنجاب سے ہے انہوں نے بتایا کہ ’میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش تھی کہ بابا گرونانک کی دھرتی ننکانہ صاحب اور پنجہ صاحب کے درشن کروں جوآج پوری ہوئی۔ان کا کہنا تھا کہ ’گوردوارہ سری پنجہ صاحب میں پاکستان سرکار کی جانب سے ہمارے کھانے، پینے اور رہائش کے بہترین انتظامات کیے گئے ہیں جبکہ سفری سہولیات بھی قابل تحسین تھی جس سے ہم بہت مطمئن ہیں۔امرتسر انڈیا سے بیساکھی میلے میں شرکت کے لیے آنے والے سردار گلجیت سنگھ اوران کی اہلیہ گرپریت کور نے بھی گوردوارہ سری پنجہ صاحب میں پاکستان حکومت کی جانب سے سکھ یاتریوں کے لیے کیے گئے انتظامات کوسراہا۔گرمیل سنگھ کا تعلق انگلینڈ سے ہےان کا کہنا تھا ’میں پہلی بار بیساکھی میلے میں شرکت کے لیے پنجہ صاحب آیا ہوں۔‘پاکستان حکومت کی جانب سے کیے گئے انتظامات کوسراہتے ہوئے ان کا کہنا تھا لگا یہاں کے لوگ بہت ملنسار ہیں میں پاکستان اورانڈین سرکار سے درخواست کرتا ہوں کہ سفارتی تعلقات میں نرمی برتی جائے تاکہ دونوں ممالک کی عوام کوآنے جانے میں آسانی ہواس سے روزگار کے مواقع بڑھیں گے ملک ترقی کی راہ پرگامزن ہوں۔

ستر سالہ انتار کور دہلی سے اپنے بیٹے کے ہمراہ پاکستان پہنچی تھیں۔امیگریشن کی لائن کے پاس کرسی پر بیٹھی انتار کور بھی ویڈیو کال پر اپنے بیٹے کواپنی خیریت سے آگاہ کررہی تھیں۔امرتسر سے لاہور آنے والی انتار کور نے بتایا کہ وہ پہلی بار پاکستان آئیں ہیں۔’مہاراج کا بلاوا آگیا تھاتو آنا پڑا۔ابھی میرا ویزا ابھی نہیں لگا تھا تو مجھے خواب میں گردوارہ دکھائی دینے لگا اور میری یاترا ہونے لگی۔بس انہوں نے ہی ہمیں یہاں تک پہنچا دیا۔‘انتار کور کے بیٹے تیجوند سنگھ نے بتایا کہ وہ اپنی والدہ کو یہاں درشن کروانے لائے ہیں۔’یہاں کے لوگوں نے ہمارا بہت اچھا استقبال کیا اور جولوگ ہمیں اب تک ملے ہیں انہیں مل کر لگا کہ وہ بہت ہی اچھے ہیں۔دبل بیر سنگھ بی کام کے طالب علم ہیں اور22 سال کے ہیں۔ان کے خیال میں پاکستان کے لوگوں میں بہت زیادہ پیار ہے اور’اس پنجاب کے لوگ وہاں کے پنجاب کے لوگوں کو پیار دے رہے ہیں۔‘ہم ایک گھر سے اپنے دوسرے گھر آئے ہیں پاکستان بھی اپنا ہی گھر ہے۔ہم یہاں درشن کریں گے اور اپنے پرانے پنجاب کودیکھیں گے۔‘ دہلی کی نریندر کور کے خیال میں ’پاکستان کے لوگ زیادہ پیار سے بولتے ہیں اور پنجابی بھی بہت اچھے لہجے میں بولتے ہیں۔‘بیساکھی میلے ودیگر مذہبی رسومات کے سلسلے میں پاکستان میں آئے2700 بھارتی سکھ یاتری10 روزہ یاترا مکمل ہونے کے بعد22 اپریل کو واہگہ بارڈر کے راستے بھارت روانہ ہو گئے۔ اس موقع پرسکھ یاتریوں نے پاکستان کی جانب سے ملنے والی محبت اور احترام کواپنا سرمایہ قرار دیا۔سکھ یاتریوں کا کہنا تھا کہ پاکستان میں ہمیں بہت پیار ملا ”پاکستان ہمارا دوسرا گھر ہے“ پاکستان میں مہمان نوازی عمر بھر فراموش نہیں کر سکتے۔شاندار انتظامات پر حکومت پاکستان اور گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا شکریہ ادا کیا۔یاتریوں کا کہنا تھا ہمیں یہاں آ کر اپنے گھر جیسا محسوس ہو رہا ہے ہماری مہمان نوازی کے لیے بہترین اقدامات کیے گئے تھے۔

> بیساکھی میلے کی مرکزی تقریب بھوگ کی رسم گوردوارہ سری پنجہ صاحب میں منعقد ہوئی جس میں ہزاروں سکھ یاتریوں نے مذہبی جوش وجذبے سے شرکت کی، اس موقع پر سکھوں کی مقدس کتاب گروگرنتھ جی مہاراج کا اکھنڈ پاٹ کیا گیا

> زندگی کی سب سے بڑی خواہش بابا گرونانک کی دھرتی ننکانہ صاحب اور پنجہ صاحب کے درشن تھی جو آج پوری ہوئی، پاکستان سرکار کی جانب سے ہمارے لئے بہترین انتظامات کیے گئے جس سے ہم بہت مطمئن ہیں، گورپریت سنگھ

جیب تراشی

جادو یا ہاتھ کی صفائی

بس سٹینڈ، سینما گھر، دربار، میلے، ریلوے اسٹیشن آسان حدف

مہارت کے باعث جیب تراش لمحے میں لوگوں کو موبائل فون اور ہزاروں روپوں سے محروم کردیتے ہیں

داؤد قاسم

ہمیں جرائم کی دنیا میں ہر قسم کے انسان ملیں گے۔ قاتل بھی ملیں گے، ٹھگ بھی ملیں گے ،دھوکہ باز، دوسروں کا مال ہتھیانے والے ڈاکو، چور، راہزن بھی ملیں گے اور اس جرائم کی دنیا میں ایک نام ایسا ہے جو سب سے زیادہ سختی کے قابل ہیں کیونکہ یہ جرم کرنے کے بعد بہت آسانی سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اور وہ نام ہے ''جیب تراش'' کا۔

جیب تراشی کے مختلف زبانوں کے کئی نام ہیں مثلاً جیب کترہ۔ پاکٹ مار۔ گنڈہ کٹ، گندھ گپ۔ پک پاکٹ جس کا مقصد صرف ایک ہی ہوتا ہے کہ کسی انسان کو اسکی حالت بیداری میں اسکی جمع پونجی سے محروم کر دینا۔ جیسا کہ عرض کیا ہے کہ یہ طبقہ سب سے زیادہ قابل نفرت ہے اس لیے کہ وہ نہیں دیکھتے کہ کوئی شخص اپنے بیمار بچے کی دوائی لینے کے لیے کسی سے ادھار رقم لے کر آیا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ کوئی اپنی بیٹی کے جہیز کا سامان لینے کے لیے آیا ہے اور محنت سے رقم جمع کی ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ کوئی اپنے عزیز کا کفن دفن کا سامان خریدنے آیا ہے اور اگر وہ بروقت سامان لے کر نہ پہنچا تو میت کے دفن کرنے میں تاخیر ہوگی۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ کوئی مسافر راستہ میں رقم نہ ہونے کی وجہ سے کتنا پریشان ہوگا۔ یہ ایسے بد بخت ہیں کہ اللہ کے گھر خانہ کعبہ میں بھی کسی کو نہیں بخشتے اور بے خوف وخطر ہو کر اپنا کام کرتے ہیں۔ یہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے، صفا و مروہ کی سعی کرتے ہوئے، منٰی میں شیطان کی رمی کرتے ہوئے معصوم لوگوں سے ہاتھ کر جاتے ہیں۔ انہیں ذرہ بھر احساس نہیں ہوتا کہ وہ شخص اپنے وطن کیسے پہنچے گا۔

طریقہ واردات

جیب تراش یہ کام یا تو بلیڈ سے کرتے ہیں یا دو انگلیوں سے۔ شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کے ساتھ کسی کی جیب سے یا بیک پاکٹ سے رقم نکالتے ہیں۔ ان کا نام سلاخیں رکھا ہوا ہے۔ جس کی جتنی پتلی اور لمبی انگلیاں ہونگی واردات کرنے میں ماہر سمجھا جاتا ہے۔ اگر کسی نے شلوار کے نیفہ۔ اندرونی جیب میں رقم رکھی ہو تو بلیڈ استعمال کرتے ہیں اور تیسرا طریقہ واردات یہ بھی ہے کہ اپنے شکار سے ٹکراتے ہیں اور کام کر جاتے ہیں۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کوئی بڑا آدمی کسی بچے کو ڈانٹ ڈپٹ کر رہا ہوتا ہے اور بچہ اس سے ڈر کر کسی دوسرے کی پناہ میں جا چھپتا ہے اور اپنا کام کر جاتا ہے حالانکہ بڑے اور بچے کا واردات کرنے کا یہ ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ بعض نوجوان لڑکیاں بھی اس قسم کے کام میں ملوث ہوتی ہیں راہ جاتے کسی شخص سے ٹکراتی ہیں اور کام کر جاتی ہیں یا پھر اپنا کوئی پرس وغیرہ، ٹکراتے ہی زمین پر گرا دیتی ہیں اور وہ شخص از راہ ہمدردی وہ چیز اٹھانے لگتا ہے اور پونجی سے محروم ہو جاتا ہے۔ بعض لڑکیاں فحاشی کے لیے کسی کے ساتھ جاتی ہیں اور راستہ میں اپنا کام مکمل کر کے غائب ہو جاتی ہیں۔ یہ کام بچپن سے شروع کیا جاتا ہے اور جب تک مر نہ جائیں اپنا کام جاری رکھتے ہیں۔ بچپن سے جوانی تک یہ کام خود کرتے ہیں اور بوڑھا ہو جانے پر شاگرد رکھ لیتے ہیں۔ اور خود استاد، ماسٹر اور گرو کہلاتے ہیں اور ٹریننگ دیتے ہیں۔

عمر

اس کام میں عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ اکثر بچپن میں سکولوں سے بھاگے ہوئے بچے، وی سی آر وغیرہ کے شوقین، اپنے سے بڑے گھرانے کے لوگوں سے دوستی رکھنے والے بچے۔ جب ان کے دوست کھلا خرچ کرتے ہیں اور یہ غربت کی وجہ سے خرچ نہیں کر سکتے تو ان کی دیکھا دیکھی روپیہ کی لالچ میں گھروں سے بھاگ کر کسی استاد ماسٹر یا گرو کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں جو انہیں جیب تراشی کا دھندہ سکھا دیتے ہیں اور ان سے روزانہ کا بھتہ وصول کرتے ہیں۔ اکثر لڑکیاں بھی جو بے راہ روی کا شکار ہو کر گھر سے بھاگ جاتی ہیں اور پھر گرو، ماسٹر یا استاد کے ہتھے چڑھ کر اپنی دنیاوی زندگی کے ساتھ عاقبت بھی خراب کر بیٹھتی ہیں۔ جیب تراش اکثر منشیات کے بھی عادی ہوتے ہیں اور منشیات حاصل کرنے کے لیے ان کو رقم کی ضرورت ہوتی ہے لہذا وہ یہ دھندہ کرتے ہیں۔

جائے واردات

جیب تراش اکثر بس اسٹینڈز، سینما گھروں، درباروں، میلوں، ریلوے اسٹیشن یا بس وغیرہ میں واردات کرتے ہیں۔ واردات کرنیوالے اکثر یہ بھی کرتے ہیں کہ کسی کی جیب تراشی کی اور پکڑے جانے پر اس نے دوسرے ہاتھ میں پہلے سے موجود کچھ رقم اور کاغذ شکار کو پکڑا دیے اور خود اصل رقم کے ساتھ غائب ہو گیا اور شکار کچھ رقم اور کاغذ گنتا اور دیکھتا رہ گیا۔ یہ لوگ شکار کے ساتھ بس وغیرہ میں سوار ہو جاتے ہیں۔ پہلے کوشش ہوتی ہے کہ بس میں سوار ہوتے وقت کام کر جائیں۔ اگر کامیاب ہو گیا تو ٹھیک ورنہ بس میں سوار ہو کر اس کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں یا کھڑے ہو جاتے ہیں اور وقت ملنے پر کام دکھا جاتے ہیں۔ دربار پر دعا مانگتے وقت یہ کام دکھا جاتے ہیں۔ ریلوے اسٹیشن پر ٹکٹ خریدتے وقت یا ٹرین میں سوار ہوتے وقت یہ کام کر جاتے ہیں۔ کسی بھی جگہ کوئی موقع ملے تو موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

سزا

جیب تراش بہت کم موقع پر پکڑے جاتے ہیں اگر موقع پر پکڑے بھی جائیں تو چونکہ مدعی کی رقم وغیرہ مل جاتی ہے۔ اس لیے وہ پولیس اور عدالتوں کے چکروں سے بچنے کے لیے کاروائی نہیں کرتے۔ اگر کوئی کاروائی کرتا بھی ہے تو چونکہ رقم کی ملکیت کا اس کے پاس ثبوت نہیں ہوتا اس لیے عدالت ملزم کو بری کر دیتی ہے۔ اس لیے جیب تراش سزا سے بچ جاتا ہے۔ ماسوائے اس صورت کے کہ ملزم خود عدالت میں اقبال جرم کرے۔ علاوہ ازیں گواہان بھی عدالت میں متضاد بیانی کرتے ہیں جس کا فائدہ ملزم کو پہنچتا ہے اور وہ سزا سے بچ جاتا ہے۔

احتیاط

کبھی بھی سفر پر جاتے وقت یا پبلک مقامات پر تمام رقم ایک جگہ اکٹھی نہ رکھیں بلکہ کم از کم تین مختلف محفوظ جگہوں میں رکھنی چاہیئے تا کہ ایک جگہ سے کٹ جانے کی صورت میں باقی رقم سے استفادہ کر سکیں۔ اس کے لیے شلوار کا نیفہ، سلوکے کی اندرونی جیب یا بنیان میں جیب لگوا کر اس میں رقم رکھی جائے۔ اگر چادر پہنی ہو تو چادر کی ڈب میں لپیٹ کر اوپر سے کسی دھاگے سے باندھی جائے یا تھیلی جس میں رقم ڈال کر کمر سے باندھی جائے۔ اور رقم والا حصہ سامنے کی طرف ہو۔

معاونت

جیب تراش ہر جگہ پائے جاتے ہیں یہ گنتی کے چند لوگ ہوتے ہیں۔ ان کو یا تو مقامی پولیس کی معاونت حاصل ہوتی ہے یا کسی با اثر شخص کی جو پکڑے جانے پر ان کو پولیس سے چھڑا سکے یا مدعی کے ساتھ مل کر معاملہ رفع دفع کر دیتے ہیں۔ اور خواہ پولیس ہو یا مقامی با حیثیت شخصیت، جیب تراش سے روزانہ بھتہ وصول کرتے ہیں۔

☆☆☆☆

مجھے ہر پل تمہاری یاد آتی ہے...
کبھی چندا نکلنے پہ، کبھی سورج کے ڈھلنے پہ
ماڈل: ماہ نور حیدر
ڈیزائنر: اشرف انقوی
sundaymag@naibaat.com

IMF سے چھٹکارا کا واحد حل انڈسٹری کو فروغ دیں

”چلتن پیور“ کے سی ای او نجم مزاری سے ”نئی بات“ کی ملاقات

حکومت سیفٹی سکیورٹی اور ون ونڈو پالیسی دے تو غیر ملکی انویسٹرز الٹے پاؤں یہاں چل کر آئے گا

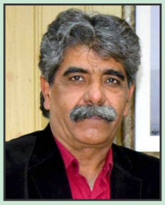

اسد شہزاد

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا پاکستان آج جس انڈسٹری کے بحران سے گزر رہا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ سب سے پہلے امداد کے تصور کو ختم کیا جائے اور ملک میں معاشی ایمرجنسی لگا کے زراعت اور دوسرے طویل المدت خاص کر معاشی منصوبہ بندی کے اقدامات اٹھائے جائیں۔ اس کے ساتھ آج ملک کو انرجی کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے ڈیم بنانے کی طرف فوری توجہ دی جائے۔ میرے نزدیک سڑکیں، پل بنانے اور ٹرینیں چلانے سے ملک نہیں چلتے۔ دوسرا میں یہ کہوں گا کہ غیر ملکی انویسٹر کو فری ٹیکس زون ماحول دے کر یہاں بلایا جائے۔ اس کے لیے سکیورٹی مسائل کو حل کرنا بھی ہماری اولین ضرورت ہے اور موجودہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ انڈسٹریل پالیسیز بناتے وقت تمام اسٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لے۔

پاکستان اگر ایٹمی قوت بن سکتا ہے تو پھر ہم انڈسٹریل اینڈ زراعت میں پاور فل کیوں نہیں ہو سکتے لہٰذا اگر آپ نے ملک کے ٹیکسیز کے نظام کو بہتر کرنا ہے تو پھر ایف بی آر کے فرسودہ سسٹم کو بدلتے ہوئے اس میں بڑی سخت اور انقلابی تبدیلیاں لانا ہوں گی۔

دوسرا میں یہ کہوں گا کہ ملک میں جب تک سیاسی استحکام نہیں آئے گا، اس وقت تک آپ کی معیشت درست سمتوں پر نہیں چل سکتی۔ آج ہمارا روپیہ بے قدری کا شکار تو ڈالر شہنشاہ بن کر راج کر رہا ہے اور اس کی تمام تر ذمہ داری پاکستانی سیاستدانوں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے کبھی ملکی مفادات کو نہیں دیکھا اور نہ عوام کو قوم بنایا۔ میرے نزدیک سن 50ء سے سن 68ء تک پاکستان میں ہماری انڈسٹری کا تاریخی دور تھا اور مجھے یہ بات کہنے میں کوئی عار نہیں کہ بھٹو کا دور ہماری تمام تر چھوٹی بڑی انڈسٹری کا تباہ کن اور سیاہ ترین دور رہا، جب انہوں نے اپنی حکومت میں آتے ہی پرائیویٹ انڈسٹری کو سرکاری تحویل میں لے کر صنعت کی کمر توڑ کے رکھ دی۔

میرے نزدیک قائداعظمؒ کے بعد پاکستان کے مقدر میں کوئی لیڈر سامنے نہ آ سکا اور نہ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ رول ماڈل بنا۔ ترقی یافتہ ممالک میں آپ کو صحیح معنوں میں لیڈرشپ نظر آئے گی جنہوں نے قوموں کو سنوارا اور ترقی و خوشحالی کے راستے اپنائے اور جنگوں میں تباہ ہونے والے دو ممالک جاپان اور جرمنی کو از سر نو بڑے ممالک کی صف میں لا کھڑا کیا۔

یہ کس قدر بدقسمتی کی بات ہے کہ جب ہم ایف بی آر جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ آپ چور ہیں۔ خدارا! اب اس روش کو بدلیں۔ نجانے کیا ہو رہا ہے کہ ادارے سے لے کر ایک عام شخص تک کی عزت داؤ پر لگ چکی ہے۔ یہاں تو ہر کوئی اپنی ہی بقاء کی جنگ لڑ رہا ہے۔ درج بالا باتیں چلتن پیور کے سی ای او نجم مزاری کی ہیں جو تاجر کی برادری میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ چلتن پیور کے سی ای او نجم مزاری کی بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ پاکستان کی معاشی صورتحال پر بڑی گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ دھیمے لہجے میں اپنی بات کا مفہوم سمجھانا ان کی بڑی خوبی اور دو ٹوک بات کرنا اور پھر اپنے نظریئے پر ڈٹے رہنا بھی چلتن پیور کے سی ای او نجم مزاری کا بڑا پن ہے۔ آئیں ذیل کے کالموں میں چلتن پیور کے سی ای او نجم مزاری کی کھری کھری باتیں پڑھتے چلیں۔

ہماری آزادی کو 76 برس بیت گئے۔ کیا ہوا کہ ایوب خان کے دور میں انڈسٹری کا ایک سنہری دور تھا پھر ہم انڈسٹری لگانا بھول گئے؟

آپ نے مجھے بہت سی باتیں کرنے کا موقع فراہم کیا۔ دیکھیں کہ میں پاکستان کے حالات پر اپنی ناقص رائے کا اظہار کر سکوں۔ دراصل المیہ اتنا شدید ہے کہ الفاظ زبان کا ساتھ نہیں دے رہے پاکستان آج الحمداللہ تمام قدرتی صلاحیتوں سے مالا مال ہے۔ یہاں ہر چیز اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک میں عنایت کی ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ دنیا کے ممالک جن چیزوں کو ترستے ہیں وہ ہمارے پاس قدرتی تحفہ ہیں۔ ملک کو ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود کے ساتھ انڈسٹری، ایگریکلچر اور انفراسٹرکچر ڈویلپ کرنے کی صلاحیت ہے۔ لیکن ستم ظریفی کا عالم یہ ہے کہ ہمارے ملک میں جب کسی کام میں بہتری آنے لگی ہے تو کچھ ایسی قوتیں جو کام اور حالات بگاڑ دیتی ہیں۔ ایک بہت پرانا مقولہ ہے کہ حالات سدھارنا بہت مشکل تو بگاڑنا بہت آسان ہے اور پاکستان جب آزاد ہوا تو اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ 1947ء میں جو حالات کیا تھے وہ آپ سب کو معلوم ہے۔ آپ نے سوال میں ایوب خان کے دور کی بات کی۔ 1957ء میں وہ پاکستان کے صدر منتخب ہوئے تو انہوں نے ملک میں بڑی سطح پر انڈسٹریلائزیشن کا منصوبہ بنایا اور پھر ملک میں انڈسٹری لگنا شروع ہوئی۔ اس دور میں انڈسٹری کی جو بنیاد رکھی گئی اسی بنیاد پر آج بھی پاکستان قائم و دائم ہے۔ ہمارے بعد آزاد ہوئے دنیا کے ممالک کہاں سے کہاں پہنچ گئے اور ہم تنزلی کا شکار ہوتے گئے۔ کیا مصیبتیں پڑیں اور کیا پرابلم تھے یہ سمجھ نہیں آ سکی۔ درحقیقت کچھ ایسی طاقتیں ہیں جو پاکستان کو صحیح سمت کی طرف چلنے نہیں دیتیں۔ آپ دنیا میں آج بھارت اور دبئی جیسے ممالک کو دیکھ لیں کہ وہ ترقی میں کہاں پہنچ گئے۔ ایک وقت تھا جب پاکستان آزاد ہوا تو اس وقت کچھ خاندان جنہوں نے اانڈسٹری لگائی وہ حکومت میں بھی شامل تھے۔ ایوب خان کے بعد آنے والی حکومتوں کی ناقص پالیسیز کی وجہ سے ہمارے ملک میں لگی انڈسٹری بھی سکڑنے لگی۔ یہاں تو ایک وہ دور بھی تھا جب پاکستان میں ہینو کے ٹرک اور مرسڈیز کی گاڑیاں بھی بنتی تھیں۔ ہم تو ان منصوبوں کو بھی نہ سنبھال سکے اور اگر اس زمانے میں انڈسٹری کی

ایوب خان کے دور میں انڈسٹری نے بہترین آغاز دیا، ہمارے ہاں ہینو کے ٹرک اور مرسیڈیز گاڑیوں کا کارخانہ بھی لگا، اگر اس وقت کے طویل المدت منصوبے آج بھی ہوتے تو پاکستان ایشیا کا انڈسٹریل ٹائیگر ہوتا

طرف توجہ دی جاتی تو آج پاکستان ایشیا کا انڈسٹریل ٹائیگر بن چکا ہوتا۔ ہم نے نئی انڈسٹری کیا لگانی تھی پرانی انڈسٹری بھی تباہ و برباد کر دیا۔

آپ کے نزدیک تباہی کی بنیادی وجہ کیا تھی؟

اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ کوئی بھی انویسٹر اس وقت تک انویسٹ نہیں کرنا

چاہتا کیونکہ وہ سکیورٹی اور اپنا تحفظ چاہتا ہے۔ دوسرا یہ ہوا کہ جب بھٹو دور میں انڈسٹری جو ایک وقت میں 22 خاندانوں کی ملکیت تھی اس پر یلغار کر دی گئی۔ انڈسٹری کو انہوں نے نیشنلائز کر لیا اور نیشنلائز کرنے کے بعد ان کا جو حال ہوا اور جس طرح اس کو تباہی کے کنارے لگایا گیا، ایسی تباہی کی مثالیں کم از کم دنیا میں نہیں ملتی ہیں، بھٹو کے دور میں انڈسٹری کی تباہی کے بعد پاکستان آج تک اپنے پاؤں پر نہیں کھڑا ہو سکا۔ اس وقت کی جو انڈسٹری تھی۔ میرے نزدیک جو اونر اور ایمپلائیز کے درمیان کا فرق مٹانے کی کوشش کی یہ غلط ہوا کیونکہ جب تک مالک اور ورکر کے درمیان عزت و احترام کا رشتہ نہیں ہوگا اس وقت تک کاروبار نہیں ہو سکتے۔

کیا ہونا چاہئے کہ ملکی اور غیر ملکی انویسٹر یہاں آئے؟

جب تک دونوں کو اس کو سیکورٹی اور سیفٹی نہ میسر ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سیفٹی، سکیورٹی اور ون ونڈو آپریشن شروع کر دیں اور ان کو اعتماد دیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ ہم پرانی باتوں کو بھول کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں اور اگر ہم نے ملک کو آگے لے کر چلنا ہے تو ہمیں سب سے پہلے زراعت پر خصوصی توجہ دینا ہوگی کہ ہمارا ملک جس کا 55 سے 80 فیصد تعلق زراعت کے ساتھ ہے ہم نے تو اس پر کبھی توجہ ہی نہیں دی۔ بدقسمتی سے ہمیں دوسرے ممالک سے زراعتی اشیاء امپورٹ کرنا پڑتی ہیں۔ یہ بھی ایوب خان کے دور کی بات ہے ہمارے ہاں بڑی ایگریکلچر مشینری متعارف کروائی گئی۔ اس کو بھی تباہ کر دیا۔ زراعتی ملک ہو اور ہم بھیک مانگیں۔ آج بھی اگر آپ بہتری چاہتے ہیں تو پھر ایسی ایگریکلچر پالیسی بنائی جائے جس میں پالیسی بناتے وقت عوامی مسائل کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ تو پھر ہمیں اس سیکٹر سے باقاعدہ آمدن حاصل ہو سکتی ہے اور ہم پاکستان کو بہت آگے لے جا سکتے ہیں۔

پاکستان میں ٹیکسیز کا نظام نہ بننے سے بھی تو بڑی تباہی آئی، کیا ایف بی آر جیسا ادارہ ناکام ہو چکا ہے؟

پاکستان میں جو ٹیکس کا نظام بڑا عجیب ہے۔ دنیا بھر کے ممالک میں ٹیکس دینے والے عوام کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ وہاں ٹیکس سسٹم 66 پرسنٹ ڈائریکٹ اور 33 ان ڈائریکٹ ہوتا ہے جو لوگ ٹیکس دیتے ہیں، ان کے اندر احساس ذمہ داری کہ انہوں نے ٹیکس دینا ہے اور ان ممالک کی حکومتیں ان کے لوگوں کے چھوٹے بڑے مطالبات اور چھوٹی ضروریات کا پورا خیال رکھتی ہیں تاکہ ملکی نظام میں مزید بہتری آ سکے اور عوام ہی کے ٹیکس کے پیسوں سے عوامی منصوبے بنتے ہیں مگر بدقسمتی سے ہمارے ملک میں اس کا الٹ رواج ہے۔ یہاں تو لوگ ٹیکس ادا نہیں کرتے ان کو ٹیکس چور کہا جاتا ہے۔ اب میں آپ کو لبرٹی مارکیٹ لاہور کی جو بہت بڑی مارکیٹس میں شمار ہوتی ہے وہاں سے سالانہ 50 لاکھ کے قریب ٹیکس اکٹھا ہوتا ہے۔ میں خود یہاں تقریباً 80 لاکھ سالانہ کے قریب ٹیکس جمع کرا رہا ہوں۔ میرے علاوہ وہاں کے دکاندار سب ٹیکس دے رہے ہیں۔ بات پھر وہیں احساس اور عزت کی آ جاتی ہے کہ اگر آپ ان کو عزت دیں گے تو لوگ زیادہ ٹیکس جمع کرائیں گے۔ ایک دور میں جب عبداللہ یوسف ایف بی آر کے چیئرمین تھے تو انہوں نے ٹیکس پیئرز کو دائرے میں لانے کیلئے بہت عزت دی اور سیلف اسیسمنٹ سکیم متعارف کرائی جس سے میرے جیسے کاروباری لوگوں کے ساتھ ایف بی آر بہتر تعلق جڑا تو ان کے دور میں

ریونیو کا ہدف 1600 بلین پر پہنچ گیا تھا اور اس سکیم متعارف کرائی تو کے تحت 1900 بلین روپے ٹیکس اکٹھا کیا گیا۔ جو دیئے گئے ٹارگٹ سے سے کہیں زیادہ تھا یہی حالات آج بھی وہی ہیں اگر آپ ٹیکس دینے والے کو عزت دیں اور ٹیکس پیئر کو انسان سمجھیں اور ان کی بات مانیں، اپنے دفتر میں ذلیل و رسوا نہ کریں تو وہ ٹیکس دینے کے لیے تیار ہیں۔ آپ دنیا کو دیکھ لیں جہاں دنیا بھر میں ٹیکس ادا کرنے والوں پر اعتماد کیا جاتا ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کے محبّ وطن عوام کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ وہ آپ کا ساتھ دیں اور آئندہ جو بھی پالیسیز بنائیں تو ان پر عملدرآمد ضروری ہے۔ ایف بی آر کے ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کی بات کروں تو ان کا زیادہ قصور ہے کیونکہ جو ٹیکس لینے والے لوگ مارکیٹ میں جاتے ہیں وہ عوام کے ساتھ بہتر رویہ نہیں رکھتے اور رشوت مانگتے ہیں۔

میں آج آئی ایم ایف کے بارے میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح ہم آئی ایم ایف کے سامنے گھٹنے ٹیک رہے ہیں اور جتنی ان کی منت سماجت کی جاتی ہے یہ ہر ایک پاکستانی کیلئے دکھ کی بات ہے ہمارے پاس تو اتنے زیادہ ملکی ذخائر ہیں انہی کو اگر ہم صحیح طور استعمال کر لیں تو میرا نہیں خیال کہ پاکستان کو کبھی بھی آئی ایم ایف کے پاس جانے کی ضرورت پیش نہ آئے، آپ صرف بلین ڈالرز کے لئے پاکستانی عوام کی چیخیں نکلوا دیتے ہیں اور آئی ایم ایف کے کہنے پر جو مطالبات وہ رکھتے ہیں ان کو حکومت عوام پر مسلط کر دیتی ہے۔ آج آپ بجلی، پٹرول اور باقی چیزوں کے ریٹ دیکھ لیں کہ وہ کہاں سے کہاں تک پہنچ گئے۔ ہمارے عوام میں اتنی سکت نہیں کہ وہ مزید بوجھ اٹھا سکیں۔ پہلے اپنی عوام کو روٹی، کپڑا، مکان تو مہیا کریں۔ دوسری طرف جب بجلی کا ریٹ بڑھاتے جائیں گے تو پھر لوگ بجلی چوری کے علاوہ وہ ہر ناجائز ذرائع استعمال کریں گے۔

ہم کیوں سستی بجلی پیدا نہیں کر پا رہے؟

بدقسمتی سے ہمارے ہاں سب کچھ سیاست کی نظر ہو جاتا ہے۔ کالاباغ ہی کی مثال لے لیں اگر آج بھی سیاستدان کالاباغ ڈیم بنا دیتے تو بجلی بہت سستی ملتی اور دوسری طرف زراعت کا بڑا فائدہ ہوتا۔ اسی طرح اگر ہماری پروڈکشن بہتر ہو گی تو پھر ایکسپورٹ بھی بڑھے گی تو اس سے پیسہ جنریٹ ہوگا اور اسی سے ملک میں بہتری آ سکتی ہے۔ پاکستان کے جو اس وقت مسائل ہیں ان سے نکلنے کے لیے صرف ان کا ایک ہی حل یہ ہے کہ ملکی جو انڈسٹری کو زیادہ کو فروغ دیا جائے۔

ہم معاشی دلدل سے کیسے نکل سکتے ہیں، آپ کے ذہن میں کیا تجاویز ہیں؟

ہم تو چاہتے ہیں کہ پاکستان میں غیر ملکی انویسٹمنٹ آئے مگر آپ ان کو پرووائنڈڈ سیفٹی سکیورٹی اور وائبلٹی آف دی پروجیکٹ جس کا ہمارے ہاں بہت فقدان ہے وہ دیں گے تو ان کا ٹرسٹ بڑھے گا۔ اس سے ہمارے ہاں ایک تو براہ راست فارن انویسٹمنٹ آئے گی اور دوسرا یہ کہ ہمارے ملک میں جب تک انڈسٹری نہیں لگے گی اس وقت تک بہتر انداز اور بہتر راہ پر نہیں پا سکتے۔ میرے نزدیک انڈسٹری لگانے کے لیے اعتماد اور اتحاد کا بحال کرنا ضروری ہے جب ہمیں زیادہ سے زیادہ ایکسپورٹ کو بڑھانا ہوگا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں اس وقت فوری طور پر جو لگژری آئٹمز پر بیل لگانا چاہئے یا پھر ان پر ڈیوٹی کم سے کم لگائیں جو را میٹریل فار انڈسٹریل استعمال ہوتا ہے اس پر بھی ڈیوٹی کم کرنا ہوگی اور آخری بات یہ کہ آپ کے جو تعلقات ہیں ان کو انڈسٹری کی طرف زیادہ استعمال کریں۔

معاشی دلدل سے کیسے نکل سکتے ہیں؟

حکومت سے یہی گزارش ہے کہ وہ جب بھی کوئی معاشی پالیسیز بنائیں جو سٹیک ہولڈرز اور گراؤنڈ سے ریلٹیز مطابق ہوں اور آئی ایم ایف کو نظر انداز کرتے ہوئے نئی انڈسٹری کی طرف توجہ دیں۔ آج جو ہمارا انٹرسٹ ریٹ ہے اس انٹرسٹ ریٹ کے اوپر ہمارے یہاں کوئی بھی انڈسٹری لگانے کے لیے تیار نہیں ہوگا۔ دوسرا یہ کہوں گا کہ یہاں مختلف معاشی پالیسیز ہیں وہ بھی ٹھیک نہیں ہیں۔ اسی لئے بار بار کہتا ہوں کہ آپ ان کو سہولیات دیں تاکہ وہ یہاں انڈسٹری لگانے کے لیے تیار ہوں گے۔ اگر ہماری پروڈکشن بہتر ہوتی ہے تو ہماری ایکسپورٹ بھی بڑھ سکتی ہیں اور جب ایکسپورٹ بڑھتی ہیں تو معیشت میں بہتری آتی ہے۔ اس سے ملک بھی بہتر ہوتا ہے لہٰذا مسائل کا حل صرف ایک ہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ انڈسٹریز کو فروغ دینا ہوگا۔ اس وقت کمی ٹرسٹ کی ہے، جسے ہمیں دور کرنا ہے۔ یہاں میں ایک بات کرنا چاہوں گا کہ ہمیں ایک اتحاد کی صورت میں ان کو ایک ایڈیٹ اٹریکشن دینا چاہیے تاکہ انویسٹرز ملک میں انویسٹ کرتے وقت اعتماد محسوس کریں۔ ہم ان سے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان کو پانچ سال تک ٹیکس میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور ہم ان کو مکمل مراعات دیں گے۔ ایسا کرنے سے ملکی معیشت میں بہتری آ سکتی ہے اور ہم ایکسپورٹ میں بھی تیار ہو سکتے ہیں اور جب تک ہم ایکسپورٹ کے لئے تیار نہیں ہوتے ہمیں اپنے لوکل آئٹمز پر ٹیکس لگانا چاہئے۔ یہاں میں آپ کو ایک مثال دینا چاہتا ہوں۔ ایک دور میں جب انڈسٹری لگ رہی تھی تو لوگوں کو باقاعدہ تربیت دی گئی اور اس سے بڑے اچھے کاریگر سامنے آئے۔ اس طرح کی ہی مثالیں ہمیں آگے جانے کے لئے بہت کچھ سکھاتی ہیں۔

ایلو ویرا

سے بنائیں میک اپ

ماسک ہو یا فیشل ہر طریقے سے استعمال حیرت انگیز

ایلو ویرا کو بہت سے طریقوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ماسک ہو یا فیشل، مساج ہو یا کریم ہر طریقے سے ایلو ویرا کا استعمال حیرت انگیز فوائد دیتا ہے۔ ایلو ویرا درج ذیل طریقوں سے ہمارے لئے میک اپ کو آسان بناتا ہے۔

لپ گلوز:

ایلو ویرا سے نیچرل لپ گلوز کی تیاری کے لئے ایلو ویرا جیل لیں، جیل میں فوڈ کلر ڈال کر اچھی طرح مکس کریں اور اپنے ہونٹوں پر لگائیں۔

ایلو ویرا اور بیس:

اگر آپ کی جلد بہت خشک ہے جس کی وجہ سے چہرے پر بیس ٹھیک سیٹ نہیں ہوتا بیس میں تھوڑا سا ایلو ویرا جیل اور چند قطرے کسی بھی اچھے آئل کے ڈال لیں۔ اب ان سب کو اچھی طرح مکس کر کے چہرے پر اپلائی کریں۔ اس طرح آپ کے چہرے پر بیس بہت زیادہ دیر تک سیٹ رہے گا۔

میک اپ فکسر:

میک اپ اپلائی کرنے کے بعد بہت سے مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ ان مسائل میں موسمی اثرات اور جلدی مسائل بھی ہوتے ہیں۔ ان مسائل سے بچنے میں ایلو ویرا جیل بہت مددگار ہے۔ ایلو ویرا جیل کو میک اپ فکسر کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایلو ویرا جیل میں پانی اور وچ ہیزل کو مکس کریں۔ اس مکسچر کو سپرے بوتل میں ڈال لیں۔ میک اپ کرنے کے بعد چہرے پر اپلائی کریں۔

میک اپ ریمور:

ایلو ویرا جیل کو بطور میک اپ ریمور استعمال کرنے کے لئے اس میں پانی اور اولیو آئل ڈال کر اچھی طرح مکس کریں۔ یہ ایک بہترین نیچرل میک اپ ریمور ہے۔ ایلو ویرا جیل میں کوکونٹ آئل، گلیسرین اور شہد ملائیں۔ ان تمام اشیاء کو اچھی طرح مکس کر لیں اور اس مکسچر کو بطور میک اپ ریمور استعمال کریں۔

☆☆☆☆

بچوں کو آؤٹ ڈور سرگرمیوں کا عادی بنائیے

بچوں کو آؤٹ ڈور سرگرمیوں (Outdooractivities) کا عادی ہونا چاہیے۔ اس طرح سے ان کی ذہنی اور جسمانی صلاحیت بڑھتی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچے کی اِن ڈور سرگرمیوں (activitiesIndoor) کو کم کر اس کو آؤٹ ڈور سرگرمیوں کے مواقع دیں اور ان کو وقت دیں تا کہ بچے کی ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ ہو اور وہ ڈپریشن (Depression) میں مبتلا نہ ہو۔ مغربی معاشرے میں بچوں کو اسکول اور کالج میں ویڈیو گیمز (VideoGames) کی بجائے اسکریبل (Scrabble) اور اس قسم کے کھیلوں میں دلچسپی پیدا کی جاتی ہے۔ اس طرح ان کا آئی کیو لیول (IQLevel) بڑھتا ہے اور وہ تعلیم کے میدان میں بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ طبی ماہرین کے نزدیک ویڈیو گیمز بچوں کو ڈپریشن کا مریض بناتی ہیں۔ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں والدین اپنے بچوں کو ویڈیو گیمز کا تحفہ بہت خوشی سے دیتے ہیں لیکن ویڈیو گیمز بچوں کو ڈپریشن کا مریض بناتی ہیں۔ ٹیکنالوجی کے اس دور میں ویڈیو گیمز بچوں کا سب سے پسندیدہ مشغلہ ہیں، لیکن نئی تحقیق کے مطابق زیادہ ویڈیو گیم کھیلنا بچوں کی ذہنی صحت کے لیے اچھا نہیں۔ نیویارک میں ایک فلاحی تنظیم نے ہائی اور پرائمری اسکولوں کے تقریباً تین ہزار بچوں پر دو سال تک تحقیق کی۔ تحقیق میں بین الاقوامی ماہرین کے ایک گروپ نے یہ نتیجہ نکالا کہ جو بچے ویڈیو گیمز کھیلنے میں زیادہ وقت گزارتے ہیں ان میں ڈپریشن اور پریشانی بڑھ جاتی ہے اور وہ دوسروں سے ملنے جلنے سے گھبراتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی سے میل جول پسند نہیں کرتے اور تنہائی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کو دن میں ایک گھنٹے سے زیادہ ویڈیو گیمز کھیلنے، کمپیوٹر استعمال کرنے یا ٹی وی دیکھنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔ تاہم اس کے ساتھ ہی کچھ طبی ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس طرح سے بچوں کے اعصابی بیماری میں مبتلا ہونے کا امکان ہوتا ہے کیونکہ بچہ ویڈیو گیمز کے کیریکٹرز (Characters) کے ساتھ ساتھ خود بھی یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ بھی اس کا حصہ ہے۔ اس طرح اس میں جذباتی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو اس کے لیے ٹھیک نہیں۔

بھاپ لینا کیوں ضروری

اس سے چہرے کی قدرتی چمک لوٹ آئیگی

زمانہ قدیم میں یونانی خواتین اپنی خوبصورتی برقرار رکھنے کے لئے باقاعدگی سے پورے جسم پر بھاپ دیا کرتی تھیں۔ آج بھی ماڈرن خواتین کلینزنگ کرنے اور فیشل لینے کے بعد اسٹیم یعنی بھاپ لیتی ہیں گویا یہ فیشل کا اختتامی مرحلہ چہرے کی صفائی مکمل کرتا ہے۔ آج بھی گھر میں آپ جب چاہیں کلینزنگ کریں اور ایک پیالے میں گرم پانی اور تولئے کی مدد سے سٹیم لے سکتی ہیں۔ اس سے چہرے کے مسام کھل جاتے ہیں۔ ان میں موجود سفید اور سیاہ کیل نرم ہو کر باہر نکل جاتے ہیں اور ساتھ ہی گرد و غبار اور دھول مٹی کا بھی صفایا ہو جاتا ہے۔ بھاپ لینے کے اس عمل سے چہرے پر موجود داغ دھبے بھی فوری طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔ ماہرین حسن فیشل کے ہفتہ وار پروگرام کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ ماحولیاتی آلودگی اور اگر آپ روزانہ فاؤنڈیشن اور پاؤڈر استعمال کرتی ہوں تو چہرے کی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ رنگت ماند پڑتی ہے۔

چہرے کی جلد سے گندگی اور گرد و غبار کی اولین تہہ علیحدہ ہونے کے بعد گرم پانی کے پیالے میں کوئی جڑی بوٹی مثلاً لیونڈر کی جھاڑی یا پتے یا گلاب کی چند پتیاں یا اپنا پسندیدہ تیل تلسی کے دو چار پتے، نیم یا پودینے اور لیموں کے پتے، کچھ بھی ڈال سکتی ہیں۔ مساج کرنے کا دورانیہ تقریباً 15 منٹ پر مشتمل ہونا چاہئے اس کے بعد تولیہ سر کے اطراف اس طرح لپیٹئے کہ بال ڈھکے رہیں۔ چہرہ تولئے کے اندر ہو۔ پانی زیادہ گرم محسوس ہو تو چہرے کو پیالے سے ذرا فاصلے پر رکھ کر ڈھک لیں۔ کم از کم 15 منٹ تک بھاپ چہرے کو پڑتی رہے۔ اس دوران اگر آپ کو سانس لینے میں مشکل ہو رہی ہو یا آپ خود کو آرام دہ محسوس نہ کر رہی ہوں تو ہر تھوڑی دیر بعد تولیہ ہٹا کے سانس لے لیجئے۔ اگر آپ بھاپ کے پانی میں چنبیلی کا پھول یا لیونڈر آئل کے دو چار قطرے شامل کر لیتی ہیں تو اس طرح پانی اچھا موئسچرائزر بن جاتا ہے۔ یہ آپ کی خشک جلد کو نرم کر دیتا ہے۔ چکنی جلد حساس ہوتی ہے لہٰذا پانی میں عرق گلاب، گرین ٹی کے چند پتے، روزمیری کے ایزنشیل آئل یا تازہ پتے شامل کر کے پانی اُبال لیں اور قابل برداشت حد تک ہو جائے تو بھاپ لیں۔ آخر میں نرم ٹشو پیپر یا نرم تولئے سے چہرہ خشک کریں۔ حساس جلد کی حامل خواتین کبھی چہرہ نہ پونچھیں اور نہ ہی اسے رگڑیں۔ ان چند احتیاطی تدابیر کے بعد آپ دیکھیں گی کہ چہرہ صاف شفاف اور پہلے سے زیادہ پُرکشش ہو گیا ہے۔

رنبیر کپور ماہرہ خان کی خوبصورتی کے دیوانے

اداکارہ پر تنقید کسی صورت برداشت نہیں

فیروزے شہریار

بالی ووڈ کی سُپر ہٹ فلم ''اینمل'' کے ہیرو رنبیر کپور نے پاکستان کی صفِ اول اداکارہ ماہرہ خان کو خوبصورت قرار دے دیا ہے۔ حال ہی میں سوشل میڈیا پر رنبیر کپور کا ایک پُرانا انٹرویو وائرل ہو رہا ہے جس میں اُن کے ہمراہ اُن کی سابقہ گرل فرینڈ کترینہ کیف بھی موجود ہیں۔ انٹرویو میں میزبان رنبیر کپور سے بالی ووڈ کی چند خوبصورت اداکاراؤں کے نام پوچھتے ہیں جس پر اداکار سب سے پہلے شردھا کپور کا نام لیتے ہیں۔ رنبیر کپور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ پاکستان سے ماہرہ خان بہت زیادہ خوبصورت ہیں، اُن کے علاوہ بالی ووڈ میں عالیہ بھٹ اور ڈیشا پٹانی بھی خوبصورت ہیں۔ وائرل انٹرویو اُس وقت کا ہے کہ جب رنبیر کپور کنوارے تھے اور وہ کترینہ کیف کے ساتھ رومانوی تعلقات میں تھے لیکن بعد میں دونوں کا بریک اَپ ہوگیا تھا اور رنبیر کپور نے عالیہ بھٹ سے شادی کر لی تھی۔ واضح رہے کہ سال 2017 میں رنبیر کپور کی ماہرہ خان کے ہمراہ چند متنازع تصاویر منظرِ عام پر آئی تھیں جن میں ماہرہ خان سفید رنگ کے مختصر لباس میں رنبیر کپور کے ساتھ آدھی رات کو نیویارک کی سڑکوں پر سگریٹ نوشی کرتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ ان تصاویر نے پاکستان سمیت بھارتی میڈیا میں ہنگامہ مچا دیا تھا اور ماہرہ خان کو مختصر لباس پہن کر سگریٹ پینے پر سوشل میڈیا صارفین کی جانب سے کڑی تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ بعدازاں، رنبیر کپور بھی ماہرہ خان پر تنقید برداشت نہ کر سکے تھے اور انہوں نے ان تمام لوگوں کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا تھا کہ ماہرہ خان پر تنقید صرف اس لیے کی جا رہی ہے کہ وہ ایک خاتون ہیں انہوں نے درخواست کرتے ہوئے کہا تھا کہ ماہرہ خان پر تنقید کرنا بند کی جائے۔

☆☆☆☆

لڑکیاں شوروم میں رکھا سامان نہیں

مایا خان لڑکے کیلئے رشتہ دیکھنے کیلئے آنے والوں پر برہم

پاکستان شوبز انڈسٹری سے تعلق رکھنے والی اداکارہ و میزبان مایا خان نے شادی کی منتظر لڑکیوں سے متعلق ویڈیو پیغام جاری کرتے ہوئے کہا کہ لڑکیاں شوروم میں رکھا کوئی سجاوٹ کا سامان نہیں ہیں جنہیں دیکھیں اور ریجیکٹ کر دیں۔ مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اداکارہ و میزبان کی ایک ویڈیو خوب وائرل ہوئی، جس میں انہوں نے پاکستان میں رائج رشتہ کلچر کے حوالے سے آواز بلند کی ہے۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو پیغام میں انہوں نے شادی کی منتظر لڑکیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ سے بات کر رہی ہوں، جس کے گھر لوگ آئے چائے پی، کچھ سموسے کھائے، باتیں بنائیں اور کہا کہ ہمیں سوچنے کے لیے کچھ وقت چاہیے اور چلے گئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ وہ، جس کے گھر لوگ آئے چائے پی، کچھ کھائے، اور کچھ دنوں کے بعد کہا کہ استخارہ ٹھیک نہیں آیا۔ آپ وہ، جو اس انتظار میں رہتی ہیں کہ آج بڑوں نے کہا ہے کہ آج پھر کوئی آنے والا ہے، آپ، جسے کہا جاتا ہے کہ دفتر سے جلدی گھر آنا، آج کوئی دیکھنے کے لیے آنے والا ہے، آپ جو یہ سوچ سوچ کے تھک گئی ہیں کہ کیا میں شوروم میں رکھا شو پیس ہوں۔ مایا خان کے مطابق لڑکیاں اپنی زندگی کے قیمتی سال، سُنہرے دن صرف اس فکر میں گزار دیتی ہیں کہ شاید اب جو لوگ دیکھنے کے لیے آئیں گے وہ رشتہ پکا کر دیں گے، یا پھر اب جو لوگ آئیں گے وہ کیا جواب دیں گے۔ ایسی تمام لڑکیوں کو صرف اتنا ہی کہوں گی کہ آپ شوروم میں رکھا کوئی سجاوٹ کا سامان نہیں ہیں جو کسی کی ہاں کی منتظر رہیں۔ صارفین کا کہنا ہے کہ استخارے کا بہانا وہی لوگ کرتے ہیں جنہیں رشتہ نہیں کرنا ہوتا۔

☆☆☆☆

ویب سیریز ''ہیرا منڈی'' شائقین کیلئے پیش

کہانی قحبہ خانوں اور وہاں ہونے والی سازش کے گرد گھومتی ہے

بھارتی فلم ساز سنجے لیلیٰ بھنسالی کی جانب سے انگریز دور کی لاہور کی تاریخ، ثقافت، سیاست اور جسم فروشی کے کاروبار پر بنائی گئی ویب سیریز ''ہیرا منڈی'' کو ریلیز کر دیا گیا ہے۔ ''ہیرا منڈی'' کو نیٹ فلیکس انڈیا کی جانب سے یکم مئی کو ریلیز کیا گیا اور ساتھ ہی بتایا گیا کہ ویب سیریز کا پہلا سیزن ریلیز ہوا ہے جس سے عندیہ ملتا ہے کہ اس کا دوسرا سیزن بھی بنایا جائے گا۔ اسٹریمنگ ویب سائٹ پر ''ہیرا منڈی'' کی تمام 8 ہی قسطیں ریلیز کی گئیں اور ہر قسط 50 اور 60 منٹ کے دورانیے پر مبنی ہے۔ مجموعی طور پر ''ہیرا منڈی'' 450 منٹ پر مشتمل ویب سیریز ہے، جسے ریلیز ہوتے ہی بھارت اور پاکستان سمیت کئی ممالک میں کروڑوں افراد نے دیکھا۔ ''ہیرا منڈی'' کے ذریعے بولی وڈ اداکار فردین خان نے بھی طویل عرصے بعد اسکرین پر واپسی کی ہے جب کہ اس میں فریدہ جلال سمیت دیگر سینئر اور معروف اداکار بھی منفرد کرداروں میں دکھائی دیے۔ ویب سیریز کے مرکزی اداکاروں میں منیشا کوئرالہ، سوناکشی سنہا، ریچا چڈا، ادیتی راؤ اور سنجیدہ شیخ سمیت دیگر اداکار شامل ہیں۔ ویب سیریز کی کہانی قحبہ خانوں اور وہاں ہونے والی سیاست اور سازش کے گرد گھومتی ہے، تاہم ویب سیریز میں متحدہ ہندوستان اور تقسیم برصغیر سے قبل کا انگریز دور بھی دکھایا گیا ہے۔ خیال رہے کہ ''ہیرا منڈی'' کو ایک زمانے میں شاہی محلّہ بھی کہا جاتا تھا اور لاہور کے قلعہ بند شہر میں اس کی اپنی ایک منفرد تاریخ رہی ہے۔ ہیرا منڈی مغل دور میں لاہور کا ایک ایسا علاقہ رہا ہے جہاں طوائفیں رہا کرتی تھیں اور وہاں رقص و گیت کی محفلیں آراستہ ہوتی تھیں لیکن برطانوی راج میں یہ جنسی پیشہ وروں کا بازار بن گیا جہاں انگریز اور دیگر یورپی شہریوں کے علاوہ دیسی لوگ بھی پہنچنے لگے۔

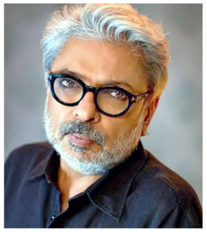

”دل سے دل مل گئے مل کے یوں کھل گئے“

اے ایس پی شہر بانو نقوی کی نئی زندگی کا آغاز

شوہر اشتر نقوی بڑے ہوٹل کے مالک ہیں

سلمان افضل

دبنگ پولیس افسر اے ایس پی سیدہ شہر بانو نقوی نے 25 فروری کو لاہور کے علاقے اچھرہ کی مارکیٹ میں ایک خاتون کو اس وقت بچایا تھا جب ان کے لباس پر کی گئی خطاطی پر لوگ مشتمل ہو گئے تھے۔ مشتعل ہجوم نے ایک خاتون کو اس لیے گھیر لیا تھا کہ ان کے لباس پر عربی زبان میں کچھ تحریر تھا جن کو مقامی لوگ مقدس کلمات سمجھ رہے تھے۔ صورت حال خراب ہونے پر خاتون کے شوہر نے پولیس کو کال کی جس پر سیدہ شہر بانو نقوی اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں پہنچیں، انہوں نے وہاں ایک مختصر تقریر میں لوگوں کو قانون ہاتھ میں نہ لینے کی تنبیہ کی، جس کے بعد وہ اندر جا کر اس خاتون کے چہرے کو ڈھانپ کر اپنے بازوؤں میں ہجوم کے اندر سے نکال کر لے گئی تھیں۔ شہر بانو کی اچھرہ میں مشتعل ہجوم کو قابو کرنے اور پھر وہاں سے لڑکی کو بحفاظت نکالنے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر صارفین کی توجہ کا مرکز بن گئیں جبکہ ان کی اس کے علاوہ اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران بنائی گئی ویڈیوز بھی سوشل میڈیا پر گردش کرنا شروع ہو گئیں جبکہ پنجاب پولیس نے اے ایس پی شہر بانو نقوی کو اس بہادری اور شجاعت پر ”قائداعظم پولیس میڈل“ سے بھی نوازا۔

حال ہی میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس (اے ایس پی) شہر بانو نقوی شادی کے بندھن میں بندھ گئی ہیں جن کی تصاویر سوشل میڈیا پر وائرل ہو چکی ہیں۔ شہر بانو نقوی کی شادی اشتر نقوی سے ہوئی ہے جو رائل سوئس ہوٹلز لاہور کے ڈائریکٹر ہیں۔ ان کی مہندی اور بارات کی تقریبات لاہور میں منعقد ہوئیں جب کہ ان کے ولیمے کی تقریب 28 اپریل کو ہوئی، ان تقریبات میں پاکستانی شوبز انڈسٹری کی معروف شخصیات نے بھی شرکت کی۔ تقریبات سے قبل جوڑے کی قوالی نائٹ کی ویڈیوز بھی وائرل ہوئیں جن میں گلوکار ذیشان علی نے اپنے سر بکھیرے۔ پاکستانی اداکارہ در فشاں بھی اس تقریب کا حصہ بنیں، انہوں نے اپنی انسٹاگرام سٹوری پر گلوکار ذیشان علی کی گائیکی کی تعریف بھی کی۔ شادی کی تمام تصاویر اور ویڈیوز جوڑے کے فوٹوگرافر اور میک اپ آرٹسٹ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام پر شیئر کی گئیں جبکہ سوشل میڈیا صارفین جوڑے کو مبارک باد دینے کے ساتھ ساتھ تعریف بھی کی۔ خاتون پولیس افسر شہر بانو نے مہندی پر پیلے رنگ کا شرارا زیب تن کیا جبکہ بارات پر انہوں نے سرخ رنگ کا عروسی لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ یاد رہے کہ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے اے ایس پی شہر بانو نقوی سے اپنے دفتر میں ملاقات کی تھی اور اچھرہ واقعے میں جرأت کا مظاہرہ کرنے پر ان کو سراہا۔ وزیراعلیٰ نے اے ایس پی شہر بانو نقوی کو نوجوان افسروں کے لیے قابل تقلید قرار دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اے ایس پی شہر بانو نے نوجوان افسروں کے لیے بہادری اور جرأت کی مثال قائم کر دی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پولیس افسر سیدہ شہر بانو نقوی نے پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر نواف بن سعید المالکی سے ملاقات بھی کی تھی انہیں اور ان کے خاندان کو سعودی عرب کے دورے کی دعوت بھی دی گئی۔ سعودی سفارت خانے کی جانب سے شیئر کی گئی ٹویٹ کے مطابق ’پاکستان میں خادم الحرمین الشریفین کے سفیر جناب نواف المالکی نے ASP شہر بانو کا استقبال کیا تھا اس کے ساتھ ساتھ آرمی چیف جنرل عاصم منیر نے شہر بانو نقوی سے جنرل ہیڈکوارٹرز راولپنڈی میں ملاقات کی تھی، آرمی چیف نے بے لوث لگن اور ایک غیر یقینی صورتحال پر قابو پانے میں پیشہ ورانہ مہارت کا مظاہرہ کرنے پر اے ایس پی شہر بانو نقوی کی تعریف کی تھی۔